روزہ کے اعذار

مفتی محمد رفیق الحسنی

اعذار عذر کی جمع ہے۔ وہ اعذار جن کی وجہ سے روزوں کا ترک یا روزے توڑنے کی اجازت ہے اور ترک روزہ یا روزہ توڑنے کا گناہ نہیں ہوتا وہ دو قسم کے ہیں۔ ان میں سے بعض اعذار مرخص ہیں یعنی ان اعذار کی وجہ سے روزہ نہ رکھنے کی یا روزہ توڑ دینے کی رخصت ہے اور بعض مبیح مطلق مبیح موجب ہیں۔ یعنی ان اعذار کی وجہ سے روزوں کا ترک کرنا یا روزوں کو توڑ دینا واجب ہے۔ واجب ہونے کا مفہوم صرف اتنا ہے کہ روزہ توڑنے کا گناہ نہیں ہوگا اگر روزہ نہ توڑا گیا اور شخص ہلاک ہوگیا تو اس کو اجر ملے گا اس کا ذکر آگے آئے گا اور روزہ چھوڑنے اور توڑنے میں صرف قضا ہوگی کفارہ نہیں ہوگا۔

وہ کل اعذار نو ہیں۔ سفر، حمل، ارضاع، مرض، بڑھاپا، اکراہ، جہاد، بھوک اور پیاس تفصیل یہ ہے کہ سفر سے مراد عام ہے۔ جائز سفر ہو یا گناہ اور معصیت کا سفر ہو قرآن مجید میں افطار کی رعایت ہر مسافر کے لئے معلوم ہوتی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے مریض کی طرح مسافر کو بھی رمضان المبارک میں روزے نہ رکھنے کی اجازت دی ہے۔ روزے کی حالت میں ایک مسافر شدت پیاس سے بے ہوش کر گر گیا تھا اور لوگ اس پر پانی ڈال رہے تھے تو حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا۔ سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔ یعنی اگر سفر میں مشقت کا اندیشہ ہو تو سفر میں روزہ رکھنا بہتر نہیں ہے اور اگر سفر میں مشقت کا اندیشہ نہ ہو تو مسافر روزہ رکھ لے تو اس میں کوئی حرج نہیں بلکہ بہتر ہے۔

مسافر وہ شخص ہے جس نے اپنے شہر کی حدود سے ۹۸ء۷۷ ۳۴ کلو میٹر یا انگریزی اکسٹھ میل دو فرلانگ بیس گز کے فاصلے پر علی الاتصال جانا ہو کہ وہیں جانا مقصود ہو۔ بیچ میں جانا مقصود نہ ہو۔ اور وہاں پندرہ دن کامل ٹھہرے رہنے کا قصد نہ ہو۔ (فتاوی رضویہ اور شرح مسلم شریف علامہ سعیدی)

اگر مسافر نے رات کی نیت سے روزہ رکھ لیا تو اس کو روزہ مکمل کرنا ضروری ہے۔ لیکن اگر توڑ دیا تو اس میں قضا واجب ہے، کفارہ نہیں ہے۔ اسی طرح اگر مسافر نے سفر ترک کر دیا اور مقیم ہوگیا لیکن اقامت سے پہلے اس نے روزہ نہ رکھنے کی نیت کر لی تھی یا نیت نہیں کی تھی، لیکن زوال شرعی سے پہلے بغیر کھائے پیئے اقامت کے بعد روزے کی نیت کر لی تو اس کی یہ نیت صحیح ہے اور رمضان المبارک کا روزہ پورا کرنا اس پر واجب ہوگیا ہے۔ لیکن اگر اسی مسافر نے روزہ توڑ دیا تو اس پر قضا ہے، کفارہ نہیں ہے۔ اگر

آدم هر چه دارد از پیش قنداق دارد ☆ تخم مرغ دزد، شتر دزد می شود

مقیم نے رمضان المبارک کا روزہ رکھ لیا اور دن کو سفر پر روانہ ہو گیا تو اس کو روزہ پورا کرنا واجب ہے۔ لیکن اگر اس نے سفر کی حالت میں روزہ توڑ دیا تو اس پر قضا ہے، کفارہ نہیں ہے۔

اگر مقیم صحت مند شخص نے روزہ قصداً توڑ دیا تھا اور کفارہ واجب ہو گیا تھا لیکن خود کو زخمی کر کے شدید مریض کر دیا یا اس کو اکراہ اور جبر سے سفر کرا دیا تو مفتی بہ قول پر مذکورہ دونوں صورتوں میں مرض طاری اور سفر کی وجہ سے کفارہ ساقط نہیں ہوگا اور اگر روزے کی حالت میں جبر کے ساتھ روزے دار کو سفر کرا دیا گیا اور اس نے سفر میں قصداً روزہ توڑ دیا تو کفارہ واجب نہیں ہوگا۔ صرف قضا واجب ہوگی۔ کیونکہ روزہ توڑنا حالت رخصت میں ہے۔

اگر مسافر کسی وجہ سے دوبارہ اپنے شہر میں داخل ہوا اور اپنے شہر میں روزہ توڑ دیا، پھر سفر پر روانہ ہو گیا تو اس پر کفارہ لازم ہے، کیونکہ افطار مقیم ہونے کے وقت میں ہے۔

اگر صحیح مقیم نے کھا لیا یا پی لیا پھر مریض ہو گیا یا عورت نے پہلے کھا لیا یا پی لیا پھر حیض یا نفاس عارض ہو گیا تو ان سے کفارہ ساقط ہو جائے گا۔ سفر اور مرض اور حیض ونفاس کی صورتوں میں وجہ فرق یہ ہے کہ ظہور مرض یا حیض ونفاس اس امر کی علامت ہے کہ افطار کے وقت بھی مرض اور حیض ونفاس موجود تھا۔ لیکن ظہور بعد میں ہوا۔ لیکن سفر خروج کا نام ہے اور خروج افطار کے وقت یقیناً نہیں تھا بلکہ افطار حالت اقامت میں تھا۔ اس لئے مرض اور حیض ونفاس طاری ہونے سے کفارہ ساقط ہو جائے گا۔ لیکن سفر طاری ہونے سے کفارہ ساقط نہیں ہوگا۔

اگر صائم نے اپنے شہر کی حدود سے سفر کی نیت سے خروج کے بعد قصداً کھا یا پی لیا پھر کسی وجہ سے گھر واپس آ گیا اور کھاتا پیتا رہا، دوبارہ سفر پر جائے یا نہ جائے اس پر کفارہ لازم نہیں ہے، کیونکہ حالت رخصت میں روزے کو توڑا گیا۔

اگر روزے دار اپنے شہر سے خارج ہو گیا تھا، ابھی قریب تھا اور کسی وجہ سے دوبارہ اپنے شہر جانے کی نیت کر لی لیکن داخل ہونے سے پہلے روزہ توڑ دیا تو اس پر کفارہ لازم ہوگا، کیونکہ وہ رجوع کی نیت کے بعد مسافر نہیں رہا۔

اگر کسی مسافر نے کسی شہر میں پندرہ سے کم دن مقیم ہونے کا ارادہ کر لیا ہے تو وہ مسافر ہے۔ اس کے لئے نماز میں قصر کرنا واجب ہے۔ اور اس کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے اور اگر مسافر کسی شہر میں پندرہ یا پندرہ سے زائد دن کی اقامت کی نیت کرے تو وہ مقیم ہے اس کو پوری نماز پڑھنا اور روزے رکھنا فرض ہے۔

ان اخاک من و اساک ☆ دوست آن باشد کہ گیرد دست دوست در پریشان حالی و درماندگی

اگر رمضان کے بعد مسافر کسی دوسرے شہر مقیم ہوگیا یا گھر واپس آ گیا تو اس پر روزے قضا کرنا واجب ہیں۔ اگر اس نے سارے روزے قضا نہیں کئے تھے اور وہ فوت ہوگیا تو اس کو اتنے دنوں کے روزے کے فدیہ کی وصیت کرنا فرض ہے۔ جتنے دن وہ گھر میں یا اقامت کے شہر میں زندہ رہا۔ مثلاً دس روزے قضا کرنا تھے اس کو سفر کے بعد گھر میں پانچ دن ملے پھر وہ فوت ہوگیا تو اس کو باقی پانچ دنوں کے فدیہ کی وصیت کرنا فرض ہے اور اس مسافر کے اولیاء کو وصیت پر عمل کرنا فرض ہے کہ اس مسافر کے مال کے تیسرے حصے سے وصیت پوری کریں۔ اگر وارث نہ ہوں یا زوجین سے کوئی ایک موجود ہو تو کل مال سے یا زوجہ یا زوج کے حصے کے باقی ماندہ سے وصیت نافذ کی جائے۔ چونکہ زوجین پر بچ جانے والا مال رد نہیں ہوتا اس لئے زوجین موجود بھی ہوں تو ان کے حصوں سے بچ جانے والے کل مال سے وصیت جاری ہوگی۔ اگر مسافر نے کوئی وصیت نہیں کی تھی تو وہ گنہگار ہوگا اور مرحوم مسافر کا کل مال وارثوں میں تقسیم ہوگا، اب مال کے تیسرے حصہ سے وصیت جاری نہیں ہوگی اور اگر وارث اپنے مال سے مرحوم کا فدیہ ادا کردیں تو انشاء اللہ قبول ہوگا اور روزوں کا فدیہ ادا ہوجائے گا۔ اگرچہ تاخیر کا گناہ باقی رہے گا۔ روزوں کے علاوہ نمازوں کے فدیہ کا بھی یہی حکم ہے اور اگر حج واجب تھا اور نہیں کرسکا تھا تو حج بدل کرانے کی وصیت مرحوم پر واجب تھی اور اگر وصیت نہیں کرسکا تو وارث اپنے مال سے اس کی جانب سے حج بدل کرادیں تو اللہ تعالیٰ قبول کرنے والا ہے، ادا ہوجائے گا۔ یہی حکم ان لوگوں کا ہے جو کسی عذر کی وجہ سے روزے نہیں رکھ سکے یا بغیر عذر روزے نہیں رکھے تھے، عذر کی وجہ سے روزے نہیں رکھے مثلاً حمل والی عورت یا دودھ پلانے والی یا حیض یا نفاس کی وجہ سے روزے ترک کرنے والی خواتین تو ان لوگوں پر متروکہ روزوں کی قضا لازم ہے۔ اگر قضا کرنے سے پہلے فوت ہونے لگیں تو ان کو وصیت کرنا لازم ہے کہ ان کی طرف سے فدیہ ادا کیا جائے اگر وصیت نہیں کرسکے اور غنی تھے تو ان کے ذمہ سے روزے اور نمازیں اور حج اور زکوٰۃ ساقط نہیں ہوں گے۔ اگر ان کی جانب سے مرحومین کے اولیاء فدیہ ادا کردیں اور حج بدل کرادیں تو قبول ہونے کی قوی امید ہے۔

دوسرا عذر:

دوسرا عذر حمل ہے۔ اگر حمل والی عورت کو رمضان المبارک کے روزے رکھنے سے حمل کو نقصان اور ضرر پہنچنے کا اندیشہ ہے تو حمل والی عورت کو روزے نہ رکھنے کی اجازت ہے۔ وضع حمل کے بعد

روزے رکھ لے۔اس طرح اگر حمل والی عورت کو اپنی صحت کے خراب ہونے کا اندیشہ ہے تو بھی رمضان المبارک کے روزوں کو موقوف کر سکتی ہے۔

تیسرا عذر:

تیسرا عذر بچے کو دودھ پلانا ہے۔ بچے کی ماں پر بچے کو دودھ پلانا واجب ہوتا ہے۔اگر بچے کا باپ بچے کی ماں کے علاوہ کسی دوسرے طریقے سے بچے کے دودھ پلانے کا انتظام کر سکتا ہے۔(مثلاً دودھ پلانے والی اجرت پر لے سکتا ہے یا موجودہ دور کے مطابق دودھ کی بوتل کے ذریعے انتظام کر سکتا ہے تو ماں کو دودھ پلانا اخلاقی طور پر واجب ہے اور اگر دودھ پلانے کے لئے ماں ہی متعین ہے تو پھر ماں کو دودھ پلانا قضاء بھی واجب ہے یعنی قاضی دودھ پلانے پر ماں کو مجبوراً کر سکتا ہے۔مثلاً بچہ ماں کے علاوہ کسی دوسری عورت کا دودھ نہیں پیتا اور بوتل بھی نہیں پکڑتا یا بچے کا باپ فقیر و تنگ دست ہونے کی وجہ سے دودھ پلانے والی اجرت پر نہیں لے سکتا اور بوتل کا دودھ نہیں خرید سکتا تو ماں کو دیانۃ اور قضاء دودھ پلانا واجب ہے۔دونوں صورتوں میں کہ ماں بچے کو دودھ پلا رہی ہے اور اس کو رمضان المبارک کے روزے رکھ لینے کی وجہ سے خود کو یا بچے کو ضرر اور نقصان پہنچنے کا ظن غالب ہے تو ماں کو روزے ترک کرنے کی اجازت ہے۔بعد میں قضا کر لے۔اس طرح اگر دودھ پلانے والی عورت اجرت پر دودھ پلا رہی ہے اس پر بچے کو دودھ پلانا قضاء واجب ہے اس کو اگر روزے رکھ لینے کی وجہ سے اپنا یا بچے کے ضرر کا گمان غالب ہے تو وہ بھی رمضان کے روزے ترک کر سکتی اور بعد میں قضا کرے۔

چوتھا عذر:

چوتھا عذر مرض ہے، یعنی مریض کے احکام:

وہ مریض جس کو روزہ رکھنے سے مرض کے بڑھنے کا ظن غالب ہو یا روزے کی وجہ سے شفا میں دیر کا اندیشہ ہو یا کسی عضو کے تلف ہونے کا خوف ہو یا آنکھ کے درد یا زخم یا سر کے درد کا روزہ رکھنے کی وجہ سے زیادہ ہو جانے کا قوی اندیشہ ہو یا کسی شخص کو سانپ نے کاٹ لیا ہو یا شدید پیاس یا شدید بھوک کی وجہ سے ہلاک ہونے یا عقل کی کمی ہو جانے کا ظن غالب ہو تو مذکورہ افراد کو روزہ رکھنا یا روزہ رکھ لینے کے بعد توڑ دینا جائز ہے بعد میں قضا کریں اور یہ ضروری ہے کہ ظن غالب کسی علامت کی وجہ سے حاصل ہو یا مریض یا

غیر مریض کے تجربہ کی وجہ سے حاصل ہو یا کسی مسلم ماہر ڈاکٹر کے کہنے سے حاصل ہو یا غیر متعصب کافر ڈاکٹر کے کہنے سے حاصل ہو یہ ظن روزہ افطار کرنے کیلئے شرعاً معتبر ہے صرف وہم معتبر نہیں ہے۔

اور وہ مزدور جو نہر کے شگاف کو بند کرنے پر اجیر ہو یا نہر کی کھدائی یا سیمنٹ اور بلاکوں کی دوسری یا تیسری منزل پر چڑھائی یا دیگر نہایت مشقت والے اعمال پر اجیر ہو، اس طرح گندم یا دوسری فصل کی کٹائی کرنے والا مزدور جبکہ اپنے اور اپنے بچوں کے نفقہ کے لئے مزدوری کرنے پر مجبور ہو یا وہ شخص جو طویل مدت کے لئے ملازم ہے اور ملازمت کے ایام میں رمضان المبارک آ جائے اور وہ روزے کے ہوتے ہوئے اجرت والا عمل نہ کرسکتا ہو اور مالک بھی رخصت دینے پر رضامند نہ ہو ایسے مریضوں اور مزدوروں کے لئے رمضان المبارک کے روزے نہ رکھنا جائز ہیں، بعد میں قضا کرلیں۔

اور اگر مریض نے یا مزدور نے روزہ رکھ لیا تھا یا صحت مند آدمی نے روزہ رکھ لیا تھا اور روزے کی حالت میں ذکر کردہ عوارض لاحق ہوگئے تو صحت مند اور مریض اور مزدور کو روزہ توڑنے کی اجازت ہے اور وہ روزہ توڑنے پر صرف قضا واجب ہوگی، کفارہ واجب نہیں ہوگا۔ کیونکہ وہ اعذار جن کی وجہ سے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہوتی ہے اگر وہ روزے کی حالت میں طاری ہو جائیں اور روزہ توڑ دیا جائے تو صرف قضا واجب ہوتی ہے، کفارہ نہیں ہوتا۔

اور اگر کوئی شخص مشقت والے عمل کرنے پر مجبور نہیں تھا، لیکن اس نے روزہ کی حالت میں خود مشقت والا عمل شروع کردیا اور شدت پیاس اور بھوک کی وجہ سے روزہ توڑ دیا تو اس پر قضا اور کفارہ دونوں لازم ہونگے۔ (شامی)

عام طور پر یہ ہوتا ہے کہ معمولی بخار یا ایک دو مرتبہ قے آ جائے یا کام کرتے ہوئے کچھ پیاس کی شدت محسوس ہو تو روزہ توڑ دیا جاتا ہے ایسی حالت میں روزہ توڑنے پر قضا و کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔ اور بعض بے علم لوگ شدت مرض یا پیاس کی شدت سے بے ہوش ہو جاتے ہیں۔ ڈاکٹر روزہ توڑ دینے کا مشورہ بھی دیتا ہے لیکن وہ روزہ نہیں توڑتے بلکہ روزہ توڑنے پر موت کو ترجیح دینے پر تیار ہو جاتے ہیں۔ ان کو روزہ توڑنا واجب ہے۔ اور ایسے لوگ اگر روزہ توڑ دیں تو ان کو گناہ نہیں ہوگا اور اگر ہلاک ہو جائیں تو ثواب ملے گا۔ لوگوں نے نابالغ بچیوں کی شدت پیاس سے روزہ نہ توڑ کر فوت ہو جانے کی فرضی منظوم کہانیاں بنائی ہوئی ہیں جو جعلی اور بالکل غلط ہیں۔ عام لوگ کہانیاں سن کر سمجھتے ہیں کہ شاید روزہ عذر کی حالت میں توڑنا بھی گناہ ہے۔ روزہ نہ توڑ کر مر جانا شہادت ہے۔ انہیں سمجھایا جائے کہ اللہ تعالیٰ

نہایت کریم ہے، ہلاک یا عضو کے ضائع ہونے کے اندیشوں اور مرض کی شدت اور سفر کی وجہ سے اس نے روزہ توڑنے کی رخصت عطا فرمائی ہے۔

اگر مریض رمضان المبارک کے بعد صحیح نہیں ہوسکا اور فوت ہوگیا تو اس پر روزوں کی قضا واجب نہیں ہے۔لہٰذا اس کو متروکہ روزوں کے لئے وصیت کرنا واجب نہیں ہے۔

اور اگر مریض زوال مرض کے بعد زندہ رہا اور متروکہ روزے قضا نہیں کرسکا تو اس کو روزوں کے لئے فدیہ ادا کرنے کی وصیت کرنا واجب ہے۔اور اگر مریض کے وارث سوائے زوج یا زوجہ کے موجود ہوں تو اس کے مال کے تیسرا حصہ سے اور اگر اس مریض کے وارث نہ ہوں یا وارث صرف زوجین میں سے کوئی ہو تو میت کے کل مال میں سے یا زوجین کے حصے کے سوا مال سے فدیہ ادا کرنا واجب ہے اور اولیاء پر وصیت کے مطابق ہر عمل کرنا واجب ہے۔اگر مریض نے وصیت نہیں کی تھی تو اولیاء بطور احسان روزوں کا اپنے مال سے فدیہ دیں تو اللہ تعالیٰ سے قبول فرمانے کی قوی امید ہے۔

پانچواں عذر:

پانچواں عذر بڑھاپا یعنی شیخ فانی ہونا ہے۔کبرسنی اور بڑھاپے سے مراد روزہ رکھنے سے عاجز ہونا ہے اس لئے شیخ فانی وہ شخص ہوگا جو سردیوں اور گرمیوں، سال کے چھوٹے دنوں اور بڑے دنوں میں روزہ رکھنے سے عاجز ہو اور یہ عاجز ہونا دائمی ہو اگر عجز دائمی نہیں یا وہ شخص چھوٹے دنوں کے سردیوں میں روزے رکھنے کی قدرت رکھتا ہے وہ شیخ فانی نہیں اس پر رمضان کے روزوں کی قضا واجب ہے۔وہ فدیہ ادا نہیں کرسکتا اور اگر اس کا عجز دائمی نہیں بلکہ عارضی ہے تو وہ بھی روزوں کی قضا کرے گا، فدیہ نہیں ادا کرسکتا۔شیخ فانی کے حکم میں وہ مریض بھی داخل ہیں جو لاعلاج مرضوں کی وجہ سے روزہ رکھنے کی قدرت نہیں رکھتے جیسے کینسر اور فالج اور ایڈز کا مرض یا سانس کا دائمی مریض جس کو وقفہ وقفہ سے پمپ استعمال کرنا پڑتا ہے یا کوئی ایسا مرض جس کے شفا ہونے سے ڈاکٹر مایوس ہیں اور مزید کمزوری کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکتا یا وہ شخص نہایت بوڑھا ہے، بڑھاپے کی وجہ سے روزہ رکھنے سے عاجز ہے تو ایسے لوگوں پر اگر دولت مند وغنی ہوں تو ہر روزہ کا فدیہ ادا کرنا واجب ہے۔

اور اگر روزہ رکھنے سے عاجز شخص مسافر ہو اور اقامت سے پہلے مرجائے تو اس پر فدیہ واجب نہیں ہے۔اور اگر روزے رکھنے سے عاجز شخص مقیم ہے اور فوت ہونے لگا ہے تو اس کو فدیہ ادا کرنے کی

وصیت کرنا واجب ہے۔ بالفرض روزہ رکھنے سے عاجز شخص فدیہ ادا کر چکنے کے بعد روزہ رکھنے پر قادر ہو جائے تو اس کو روزے قضا کرنا واجب ہے اور فدیہ صدقہ ہو جائے گا۔ کیونکہ عجز کا ہمیشہ رہنا فدیہ کے وجوب کی شرط ہے۔ اور وہ شخص جس نے ابدی روزوں کی نذر مان لی ہے اور اب گھر کے کاروبار معیشت کی وجہ سے ہمیشہ روزے نہیں رکھ سکتا تو وہ بھی ہر روزہ کا فدیہ ادا کرے۔ حتیٰ کہ ایام منہیہ دونوں عیدوں اور ایام تشریق کے روزوں کا بھی فدیہ ادا کرے اور اگر روزوں سے عاجز مریض زندگی میں فدیہ ادا نہیں کر سکا تو اس پر وصیت واجب ہے۔ اس کے مال کے تیسرے حصہ سے فدیہ ادا کیا جائے اگر وارث نہ ہوں تو سارے مال سے فدیہ ادا کیا جائے اور اگر وصیت بھی نہیں کر سکا اور فوت ہو گیا تو اگر وارث اس پر احسان کریں اور فدیہ ادا کریں تو انشاء اللہ فدیہ ادا ہو جائے گا۔

اور اگر روزوں سے عاجز شخص فقیر ہو، اور متروکہ روزوں کے فدیہ ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو یہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے۔ اس پر فدیہ واجب نہیں ہے۔

شیخ فانی اور مریض دائمی پر فدیہ ان روزوں کا واجب ہوتا ہے جو روزے اصلی ہوں کسی کا بدل نہ ہوں اور ان کے ادا کرنے کا حکم ہو جیسے رمضان المبارک کے ادا روزے یا رمضان المبارک کے قضا روزے اور صوم الدھر کی نذر کے روزے اور معین ایام کے روزے جن کو ناذر (منت ماننے والے) نے ادا نہیں کیا تھا پھر عاجز ہو گیا تھا۔ ان کا فدیہ دینا جائز ہے، اور کفارہ یمین اور کفارہ قتل کے روزے اگر شیخ فانی اور مریض پر واجب ہوں تو روزے ہی واجب ہوں گے۔ کیونکہ شرعی ضابطہ یہ ہے کہ فدیہ اس وقت روزوں سے عاجز مریض اور بوڑھا اپنی زندگی میں ادا کر سکتا ہے جب اس پر واجب روزے اصلی ہوں۔ طعام کا بدل نہ ہوں اور ان روزوں کے ادا کرنے کا مطالبہ ہو لیکن کفارہ یمین اور قتل کے روزے تو طعام کا بدل ہیں اور مسافر سے روزوں کے ادا کرنے کا مطالبہ نہیں ہے۔ اس لئے کفارہ یمین اور کفارہ قتل کے روزوں اور سفر کی وجہ سے متروکہ روزوں کا فدیہ حالت زندگی میں ادا کرنا جائز نہیں ہے۔ البتہ مرتے وقت وصیت کرنا جائز ہے اور کفارہ ظہار اور کفارہ افطار کے روزوں میں ساٹھ مساکین کو طعام کھلانا روزوں کا فدیہ اور بدل ہے۔ اسلئے اگر کوئی شخص ظہار یا افطار کے کفارہ کے روزے نہیں رکھ سکتا وہ ان کا فدیہ ادا کرے۔

دائمی مریض اور شیخ فانی پر اگر ظہار اور روزہ توڑنے کا کفارہ واجب ہو اور وہ ساٹھ روزے نہیں رکھ سکتا، تو ساٹھ مساکین کو کھانا کھلا دے یہی فدیہ ہے۔ اگر زندگی میں ساٹھ مسکینوں کو کھانا نہیں کھلا سکا تو اس کو وصیت کرنا واجب ہے، جیسے پہلے گزر چکا ہے۔

☆انظر الی ما قال ولا تنظر الی من قال ......☆...... گفتار بین ......نظر بہ گوینده مکن☆

فدیہ کے مسائل:

فدیہ کی مقدار وہی ہے جو فطرے کی مقدار ہے۔ یعنی گندم یا گندم کے آٹے سے ایک روزے کا فدیہ دوکلوایک سو پچاس گرام ہے اور جو اور کشمش سے صاحبین کے نزدیک فدیہ کی مقدار چار کلو تین سو گرام ہے جن صورتوں میں فدیہ واجب ہوتا ہے، اسی حساب سے روزوں اور نمازوں کا فدیہ ادا کردیا جائے۔ یا اس کی قیمت ادا کردی جائے۔ فدیہ کا مصرف وہی فقیر لوگ ہوتے ہیں جو زکوٰۃ کے مصرف ہوتے ہیں۔ فدیہ کی رقم یا جنس میں مستحق مساکین کو تملیک اور اباحت سے فدیہ ادا ہوجاتا ہے یعنی مستحقین کو مالکانہ حقوق کے ساتھ فدیہ کا قبضہ دے دیا جائے یا ان کے لئے کھانا پکا کر انہیں کھلا دیا جائے۔ دونوں طریقوں سے فدیہ ادا ہوجائے گا۔ فدیہ اور کفارہ میں فرق یہ ہے کہ فدیہ میں فقراء کی تعداد شرط نہیں ہے اگر فدیہ کی ساری رقم یا جنس ایک فقیر کو دے دی جائے یا ایک فدیہ دو تین فقراء کو دے دیا جائے تو دونوں جائز ہیں لیکن کفارات میں ساٹھ مساکین کی تعداد حقیقتاً یا حکماً اور دو وقت کا کھانا کھلانا شرط ہے۔ مثلاً روزہ توڑنے کا کفارہ ساٹھ مسکینوں کو دو وقت کا طعام کھلانا ہے۔ اگر تیس مسکینوں کو کفارے کی رقم دے دی گئی یا ایک سو بیس آدمیوں کو ایک وقت کا کھانا کھلا دیا گیا تو کفارہ ادا نہیں ہوگا۔ تفصیل کفارے کے باب میں ملاحظہ فرمائیں۔

ہمارے ہاں گندم اور جو یا ان کا آٹا بالکل سستا ہے آج کل گندم سے تقریباً ایک فدیہ کی رقم تیس روپے بنتی ہے۔ اس حساب سے تیس روزوں کا فدیہ نو سو روپیہ ہوگا اور کھجور اور کشمش مہنگی ہے اس لئے وہ لوگ جو کروڑپتی ہیں، ان کو چاہئے کہ کھجور یا کشمش کے حساب سے روزوں کا فدیہ ادا کریں تاکہ فقراء کو فائدہ ہو۔ مثلاً متوسط کوالٹی کی کھجور تقریباً پچاس روپے کلو ہے تو ایک فدیہ کی رقم تقریباً دو سو پچاس روپے ہوگی اور پورے تیس روزوں کا فدیہ چھ ہزار سات سو پچاس روپے ہوگا۔ اور کشمش کے حساب سے اور زیادہ رقم ہوگی۔ جن مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے کثرت مال سے نوازا ہے ان کو چاہئے کہ فطرہ اور روزوں کا فدیہ کھجور یا کشمش کے حساب سے ادا کریں تاکہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ دولت کا شکریہ ادا ہو۔

چھٹا عذر:

چھٹا عذر اکراہ ہے۔ اکراہ اور جبر کی دو قسمیں ہیں۔ ملجی (مجبور کرنے والا) اور غیر ملجی (مجبور نہ کرنے والا) اکراہ ملجی وہ اکراہ ہوتا ہے جس میں قتل یا کسی عضو کے قطع یا ضرب شدید جس سے مکرہ کے

زخمی ہو جانے کی صحیح دھمکی ہو یعنی دھمکی دینے والا حاکم ہو یا کسی وجہ سے دھمکی پر عمل کرنے کی قدرۃ رکھتا ہو اور اگر غیر قادر دھمکی دے تو یہ اکراہ نہیں ہے اور غیر ملجی وہ اکراہ ہوتا ہے، جس میں حبس اور ضرب خفیف زخمی نہ کرنے والی یا قید کی صحیح دھمکی ہو۔ اگر کسی شخص نے رمضان المبارک کا روزہ رکھا ہے اور حاکم یا طاقت ور دشمن روزہ توڑ دینے کا حکم دیتا ہے اور روزہ نہ توڑنے پر قتل یا قطع عضو یا ضرب شدید کی دھمکی دیتا ہے اور حاکم یا طاقت ور ہونے کی وجہ سے ایسا کر سکتا ہے اور اس کی صحیح دھمکی ہے جس سے مجبور کو ظن غالب ہو گیا ہے کہ اگر اس نے روزہ نہ توڑا تو دشمن دھمکی پر ضرور عمل کرے گا تو مجبور کو روزہ توڑ دینے کی اجازت ہے اور اگر اس نے روزہ نہیں توڑا اور قتل کر دیا گیا تو اللہ تعالیٰ اس کو اجر دیگا۔ اسی طرح کفریہ کلمات کہنے پر اور نماز کے فاسد کرنے پر اور حرم یا احرام کی حالت میں شکار کرنے پر اور ہر وہ چیز جس کی فرضیت قرآن سے ثابت ہے اس کو فاسد کرنے پر اگر اکراہ ملجی ہو تو مکرہ اور مجبور کو کفریہ کلمات کہنے اور نماز کے فاسد کرنے اور حرم یا احرام میں شکار کرنے کی اجازت ہے اور اگر مجبور کفریہ کلمات نہ کہے یا نماز فاسد نہ کرے یا شکار نہ کرے اور قتل کر دیا جائے تو اس کو اجر ملے گا۔ کیونکہ اکراہ اور جبر کے باوجود کفریہ کلمات کی حرمت اور فرض توڑنے کی حرمت اور حرم اور احرام میں شکار کی حرمت باقی رہتی ہے۔

اکراہ کی وجہ سے مذکورہ امور کی صرف رخصت ہوتی ہے اور گناہ نہیں ہوگا اس لئے اکراہ ملجی کی وجہ سے روزہ چھوڑ دینے یا توڑ دینے کی بھی اجازت ہوتی ہے لیکن مذکورہ امور پر دھمکی کے مطابق عمل نہ کرنے پر قتل ہو جانے کی صورت میں مقتول کو اجر ملے گا۔

اور اگر (میتہ) کے کھانے پر یا خون پینے پر یا خنزیر کے گوشت کھانے پر یا شراب کے پینے پر اکراہ ملجی ہو تو یہ چیزیں مباح ہو جاتی ہیں اور ان کی حرمت ختم ہو جاتی ہے۔ اس لئے اگر کوئی شخص دھمکی اور اکراہ ملجی کے مطابق مذکورہ اشیاء نہ کھائے اور مارا جائے تو مقتول گنہگار ہوگا۔

اسی وجہ سے صحت مند مقیم اور مریض یا مسافر میں فرق ہے۔

کہ اگر مریض اور مسافر کو اکراہ ملجی سے افطار پر مجبور کیا جائے اور وہ افطار نہ کریں اور افطار نہ کرنے کی صورت میں مارے جائیں تو گنہگار ہوں گے۔ کیونکہ مریض اور مسافر کیلئے روزے کی فرضیت باقی نہیں تھی۔ اور افطار کی حرمت موجود نہیں تھی۔ لیکن اگر مقیم اور صحت مند کو اکراہ ملجی سے افطار پر مجبور کیا جائے اور افطار نہ کرے اور مارا جائے تو اس کو گناہ نہیں ہوگا۔ بلکہ اس کو اجر ملے گا۔ کیونکہ مقیم صحت مند کے حق میں روزہ توڑنے کی حرمت باقی تھی۔ صرف توڑ لینے کی رخصت تھی کہ اس پر مجبور کو گناہ نہیں ہوگا۔

☆ بالملح یصلح ما یخشی تغیرہ فکیف بالملح ان حلت بہ الغیر ☆

اگر اکراہ ملجی سے مجبور اور مکرہ کی دھمکی پر عمل کرانے کا ظن غالب حاصل نہ ہو، مثلاً دھمکی دینے والا کمزور آدمی ہے یا اس کے پاس آلات نہیں ہیں یا وہ صرف ڈرانے کے لئے دھمکیاں دے رہا ہے تو روزہ توڑنا جائز نہیں ہے۔ اگر توڑا گیا تو قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔

اکراہ جس طرح روزہ فاسد کرانے پر ہوسکتا ہے اسی طرح روزے نہ رکھنے پر بھی ہوسکتا ہے۔ جس طرح اکراہ ملجی کی وجہ سے روزہ توڑنا جائز ہے، اسی طرح روزہ ترک کرنا بھی جائز ہے۔ روزہ توڑنے اور چھوڑنے دونوں صورتوں میں صرف قضا واجب ہے۔

اکراہ غیر ملجی جس میں حبس اور معمولی ضرب وغیرہ کی صحیح دھمکی ہو، اس کی وجہ سے روزہ ترک کرنے یا توڑ دینے کی اجازت نہیں ہے۔ اگر توڑ دیا تو قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔ اسی طرح اکراہ غیر ملجی سے میتہ اور خنزیر اور شراب کی حرمت ختم نہیں ہوتی۔

ساتواں عذر:

ساتواں عذر جہاد ہے۔ کہ مجاہد یقیناً جانتا ہے کہ کل دشمن کے ساتھ قتال اور جنگ ہے اور اگر میں نے روزے رکھ لئے تو کمزوری کی وجہ سے قتال نہیں کرسکوں گا تو اس کو روزے ترک کرنے کی اجازت ہے۔ بعد میں قضا واجب ہے، اسی طرح اگر روزہ کی حالت میں قتال ہو رہا ہے اور مجاہد کو پیاس یا بھوک کی وجہ سے کمزوری محسوس ہو رہی ہے تو وہ بھی روزہ توڑ سکتا ہے اس پر صرف قضا واجب ہوگی۔

آٹھواں اور نواں عذر:

آٹھواں اور نواں عذر بھوک اور پیاس ہے۔ بھوک اور پیاس اس وقت روزہ توڑنے کے لئے عذر ہوں گے، جب روزہ دار کو بھوک یا پیاس کی وجہ سے ہلاک ہوجانے یا عقل کے کم ہوجانے کا غالب گمان ہوجائے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص سمجھتا ہے کہ میں نے کل روزہ رکھا تو بھوک کی وجہ سے کہ پہلے ہی کئی دن سے فاقے آرہے تھے یا پیاس کی وجہ سے کئی روز سے پانی میسر نہیں تھا ہلاک ہوجاؤں گا تو اس کو رمضان المبارک کے روزے ترک کرنا جائز ہے۔ یہی حکم ان ملکوں میں مقیم مسلمانوں کا ہے جن ملکوں میں شدید گرمی کے ساتھ ساتھ دن بھی طویل ہوتے ہیں جیسے ناروے کی بعض آبادیوں میں دن طویل ہوتے ہیں۔ چھ چھ ماہ کے دن بھی ہوتے ہیں اور روزہ رکھنے سے بھوک اور پیاس کی وجہ سے ہلاک

ہونے کا یقین ہوتا ہے تو ان کو رمضان المبارک کے روزے ترک کرنے کی اجازت ہے۔

معذورین تسعہ یعنی مذکورہ نو افراد معذورین کو اگر روزے رکھنے سے ضرر کا اندیشہ ہو تو روزے ترک کرنیکی اجازت ہے۔اور اگر مذکورہ اعذار (سفر، حمل، ارضاع، مرض، کبرسنی، جہاد، اکراہ، بھوک اور پیاس) سے مرض اور بھوک اور پیاس انتہا کو پہنچ جائیں اور ہلاک ہونے یا کسی عضو کے ضائع ہونے کا خطرہ پیدا ہو جائے تو روزہ توڑ دینا واجب ہو جائیگا۔

مذکورہ عذروں کی وجہ سے رمضان المبارک کے متروکہ روزے یا فاسدہ روزوں کے لئے عذر ختم ہونے کے بعد وقت اور قدرت حاصل ہو جائے تو ان کی صرف قضا واجب ہوگی، کفارہ نہیں ہوگا۔اور اگر قضا نہ ہو سکے تو ان روزوں کے فدیہ کی وصیت کرنا واجب ہے۔اور اگر متروکہ روزوں اور فاسد روزوں کے معذورین کو وقت اور قدرت حاصل نہ ہو سکی تو فدیہ ساقط اور معاف ہے۔

(مزید تفصیلات کے لئے ''رفیق الصائمین'' کا مطالعہ فائدہ سے خالی نہ ہوگا، یہ کتاب جامعہ اسلامیہ مدینۃ العلوم، گلستان جوہر بلاک ۱۵، کراچی سے طلب کی جاسکتی ہے۔

مفتی محمد رفیق الحسنی صاحب کی

ہجرت سے لیکر آج تک مدینہ منورہ میں ہونے والے
ارتقائی مراحل کے ذکر پر مشتمل جامع کتاب

تاریخ مدینہ ...... شائع ہوگئی

﴿ناشر﴾

جامعہ اسلامیہ مدینۃ العلوم
گلستان جوہر بلاک ۱۵۔ کراچی

ترجو الولید وقد اعیاک والدہ ......☆...... وما رجاوک بعد الوالد الولدا